

روزے کے اہم اور ضروری مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا فرض ہے کہ عام زندگی کے متعلق ہمیں ضروری مسائل کا علم ہوتا کہ ہم دین پر صحیح طریقے سے عمل پیرا ہو سکیں، یہی وہ علم ہے جس کے حاصل کرنے کو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض قرار دیا گیا ہے۔ ماہ رمضان کی مناسبت سے روزے کے اہم اور ضروری مسائل قارئین کے لئے پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ ہم اپنے روزوں کو خراب ہونے سے بچا سکیں۔ (ادارہ) نیت کب کریں:

بہتر یہ ہے کہ رمضان المبارک کے روزے کی نیت صبح صادق سے پہلے پہلے کر لی جائے۔ (المحرم ۲، ۳۵۳) اگر کچھ کھایا پیانا ہو تو دوپہر سے ایک گھنٹہ پہلے (یعنی نصف النہار شرعی سے پہلے) تک رمضان شریف کے روزے کی نیت کر سکتے ہیں، رمضان شریف کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ آج میرا روزہ ہے۔ یا رات کو نیت کرے کہ صبح روزہ رکھنا ہے۔ (المحرم ۲، ۳۵۳۔ رد المحتار ۲، ۳۷۷)

سحر و افطار:

روزے کے لئے سحری کھانا بابرکت ہے کہ اس سے دن بھر قوت رہتی ہے۔ مگر یہ روزہ کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں۔ پس اگر کسی کو سحری کھانے کا موقع نہیں ملا اور اس نے سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لیا تو روزہ صحیح ہے۔ (رد المحتار ۲، ۳۱۹) سائرن ایک منٹ سے پہلے شروع ہوتا ہے اس دوران پانی پیا جاسکتا ہے، بہر حال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پہلے پانی پی لیا جائے۔ سورج غروب ہونے کے بعد افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ (رد المحتار ۲، ۳۱۹) اصول یہ ہے کہ روزے رکھنے اور افطار کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت موجود ہو، پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق

افطار کرنا ہوگا۔ اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہوگا، اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔ روزہ دار کو جب آفتاب نظر آ رہا ہو تو افطار کرنے کی اجازت نہیں، ہوائی جہاز والوں کا اعلان بھی مہمل اور غلط ہے۔ روزہ دار جہاں موجود ہو، وہاں کا غروب معتبر ہے۔ پس اگر وہ دس ہزار فٹ کی بلندی پر ہو اور اس بلندی سے غروب آفتاب دکھائی دے تو روزہ افطار کر لینا چاہئے۔ جس جگہ کی بلندی پر جہاز پرواز کر رہا ہے وہاں کی زمین پر غروب آفتاب ہو رہا ہو تو جہاز کے مسافر روزہ افطار نہیں کریں گے۔ (بدائع، ۲/۲۲۵)

رمضان میں بیماری یا سفر:

اگر آپ سے آپ پانی یا کھانے یا خون کی قے آگئی تو روزہ نہیں ٹوٹنا خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ۔ اگر خود اپنے اختیار سے قے کی اور منہ بھر کر ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا اور نہ نہیں۔ (رد المحتار، ۲/۴۱۳) اگر روزہ دار اچانک بیمار ہو جائے اور اندیشہ ہو کہ روزہ نہ توڑا تو جان کا خطرہ ہے، یا بیماری کے بڑھ جانے کا خطرہ ہے ایسی حالت میں روزہ توڑنا جائز ہے، ورنہ معمولی بیماری میں روزہ نہ رکھنا یا توڑنا جائز نہیں ہے اسی طرح اگر حاملہ عورت کی جان کو یا بچے کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے تو روزہ توڑنا دینا درست ہے۔ (۱/۲۴۲، ۲/۴۹۲-۴۹۹) رمضان شریف کے روزے ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہیں اور بغیر کسی صحیح عذر کے روزہ نہ رکھنا حرام ہے اگر نابالغ لڑکا لڑکی روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں تو ماں باپ پر لازم ہے کہ ان کو بھی روزہ رکھوائیں تاکہ ان کی عادت بنے اور بعد میں مشکل نہ ہو۔ اگر بیماری ایسی ہو کہ اس کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا یا روزہ رکھنے سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر جب تندرست ہو جائے تو بعد میں ان روزوں کی قضا اس کے ذمہ فرض ہے۔ (رد المحتار، ۲/۴۲۲) اگر کوئی شخص سفر میں ہو اور روزہ رکھنے میں مشقت لاحق ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی قضا کر سکتا ہے، دوسرے وقت میں اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اور اگر سفر میں کوئی مشقت نہیں تو روزہ رکھ لینا بہتر ہے، اگرچہ روزہ نہ رکھنے اور بعد میں قضا کرنے کی بھی اس کو اجازت ہے۔ (رد المحتار، ۲/۴۲۳) عورت کو حیض و نفاس کی حالت میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ مگر رمضان شریف کے بعد اتنے دنوں کی قضا، اس پر لازم ہے۔ (بدائع، ۲/۲۲۵) یہ تو واضح ہے کہ جب تک ایام شروع نہیں ہوں گے عورت پاک ہی شمار ہوگی اور اس کو رمضان کے روزے رکھنا صحیح ہوگا، ہر ہایہ کہ روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ تو شرعاً روکنے پر پابندی نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ اگر یہ فعل عورت کی صحت کے لئے نقصان دہ ہو تو جائز نہیں۔

روزہ ٹوٹ گیا یا نہیں:

کسی نے بھولے سے کچھ کھاپی لیا اور سمجھ کر کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے قصداً کھاپی لیا تو قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی کو قے ہوئی اور پھر یہ خیال کر کے کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا ہے، کچھ کھاپی لیا تو اس صورت میں قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ لیکن اگر اسے یہ مسئلہ معلوم تھا کہ قے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس کے باوجود کچھ کھاپی لیا تو اس صورت میں اس کے ذمہ قضا اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (رد المحتار، ۲/۴۰۱) مسوڑھوں سے خون آئے اور حلق کے پار

ہو جائے اور یقین ہو کہ خون حلق میں چلا گیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا، دو بارہ رکھنا ضروری ہوگا۔ (الدر المختار، ۲، ۳۹۶) ☆

وضو، غسل یا کھلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے مگر اس صورت میں تفضلاً لازم ہے، کفارہ نہیں۔ (الدر المختار، ۲، ص ۲۹۳) ☆ روزہ کی حالت میں غرغره کرنا اور ناک میں زور سے پانی ڈالنا ممنوع ہے اس سے روزے کے ٹوٹ جانے کا اندیشہ قوی ہے اگر غسل فرض ہو تو کھلی کرے، ناک میں پانی بھی ڈالے مگر روزے کی حالت میں غرغره نہ کرے نہ ناک میں اور پر تک پانی چڑھائے۔ روزہ کی حالت میں حقہ پینے یا سگریٹ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر یہ عمل جان بوجھ کر کیا ہو تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل) ☆

کوئی ایسی چیز نگل لی جس کو بطور غذا یادوا کے نہیں کھایا جاتا تو روزہ ٹوٹ گیا اور صرف قضا واجب ہوگی۔ کفارہ واجب نہیں۔ (الدر المختار، ۲، ۴۱۰) ☆ دانستوں میں گوشت کا ریشہ یا کوئی چیز گئی تھی اور وہ خود بخود اندر چلی گئی تو اگر چہ پنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ جاتا رہا۔ اور اگر اس سے کم ہو تو روزہ نہیں ٹوٹا اور اگر باہر سے کوئی چیز منہ میں ڈال کر نگل لی تو خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (الدر المختار، ۲، ۴۱۵) ☆ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک مسواک کرنا مکروہ نہیں، اگر چہ وہ بالکل تازہ ہی ہو۔ (الدر المختار، ۲، ۴۱۹) زبان سے کسی چیز کا ذائقہ کچھ کر تھوک دیا تو روزہ نہیں ٹوٹا، مگر بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (الدر المختار، ۲، ۴۱۶) ☆ تھوک کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مگر تھوک جمع کر کے گلٹنا مکروہ ہے۔ اگر حلق کے اندر کھسی چلی گئی یا صواں خود بخود چلا گیا یا گردوغبار چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر قصد ایسا کیا تو روزہ جاتا رہا۔ (المحرر، ۲، ۴۷) ☆ آنکھ میں دوائی ڈالنے یا زخم پر مرہم لگانے یا دوائی لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ لیکن ناک اور کان میں دوائی ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور اگر زخم پیٹ میں ہو یا سر پر ہو اور اس پر دوائی لگانے سے داغ یا پیٹ کے اندر دوائی سرایت کر جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ (المحرر، ۲، ۴۸۶، الدر المختار، ۲، ۴۰۲) ☆

گلوکوز لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، بشرطیکہ یہ گلوکوز کسی عذر کی وجہ سے لگایا جائے۔ بلا عذر گلوکوز چڑھانا مکروہ ہے۔ عذر کی وجہ سے رگ میں بھی انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ صرف طاقت کا انجکشن لگوانے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ گلوکوز کے انجکشن کا بھی یہی حکم ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہر قسم کے انجکشن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے بہر حال احتیاط کرنی چاہئے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں سرمہ لگانے اور شیشہ دیکھنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔ (المحرر، ۲، ۴۹۰) ☆ سر پر بدن کے کسی اور حصے پر تیل لگانے سے روزہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (المحرر، ۲، ۴۹۰) ☆ ٹوتھ پیسٹ کا استعمال روزہ کی حالت میں مکروہ ہے تاہم اگر حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (الدر المختار، ۲، ۴۱۶) ☆ اگر کسی شخص کو کوئی زہریلی چیز ڈس لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا نہ مکروہ ہوتا ہے۔

روزے کی قضا، فدیہ، کفارہ:

اگر یاد نہ ہو کہ کس رمضان کے کتنے روزے قضا ہوئے ہیں تو اس طرح نیت کرے کہ سب سے پہلے رمضان کا

پہلا روزہ جو میرے ذمہ ہے اس کی قضا کرتا ہوں۔ قضا روزوں کو سال کے جن دنوں میں بھی قضا کرنا چاہیں، قضا کر سکتے ہیں، مسلسل رکھنا ضروری نہیں۔ صرف پانچ دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ دوران عیدین کے اور تین دن ایام تشریق یعنی ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخ۔ (بدائع ۲۱۴، ۲۱۵) ☆

اگر اتنا بوڑھا یا بیمار ہے کہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے نہ یہ توقع ہے کہ وہ آئندہ رکھ سکے گا اس کے لئے فدیہ ادا کر دینا جائز ہے۔ ہر روزہ کے فدیہ کے لئے کسی مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلا دے یا دو سیر غلہ یا اس کی قیمت دیا کرے۔ باقی وہ کسی دوسرے سے اپنے لئے روزہ نہیں رکھوا سکتا۔ شریعت میں کمزور شخص کے لئے فدیہ دینے کا حکم ہے۔ (المحر ۲، ۵۰) ☆

چند روزوں کا فدیہ ایک ہی مسکین کو ایک ہی طاقت میں دے دینا جائز ہے مگر اس میں اختلاف ہے۔ اس لئے احتیاط تو یہی ہے کہ کئی روزوں کا فدیہ ایک کو نہ دے لیکن دے دینے کی بھی گنجائش ہے۔ ☆ جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس کے ذمہ روزے ہوں یا نمازیں ہوں اس پر فرض ہے کہ وصیت کر کے مرے کہ اس کی نمازوں کا اور روزوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے اگر اس نے وصیت نہیں کی ہو تو میت کے وارثوں پر فرض ہوگا کہ مرحوم کی تجہیز و تکفین اور ادائے قرضہ جات کے بعد اس کی جتنی جائیداد باقی رہی اس کی تمہائی میں سے اس کی وصیت کے مطابق اس کی نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کریں۔ اگر مرحوم نے وصیت نہیں کی یا اس نے مال نہیں چھوڑا، لیکن وارث اپنی طرف سے مرحوم کی نماز روزوں کا فدیہ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے توقع ہے کہ یہ فدیہ قبول کر لیا جائے گا۔ ☆ ایک روزے کا فدیہ صدقہ فطر کے برابر ہے یعنی تقریباً پونے دو کلو غلہ۔ پس ایک رمضان کے تیس روزوں کا فدیہ ساڑھے باون کلو ہوا اور تین رمضانوں کے نوے روزوں کا فدیہ 157.5 کلو غلہ ہوا۔ اسی کے مطابق مزید کا حساب کر لیا جائے۔ (ردالمحتار ۲، ۳۲۶) ☆ جو شخص روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے روزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھنا ہے اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو دوبارہ نئے سرے سے شروع کرے۔ (ردالمحتار ۲، ۳۱۲) ☆ اگر چاند کے مہینے کی پہلی تاریخ سے روزے شروع کئے تھے تو چاند کے حساب سے دو مہینے کے روزے رکھے خواہ یہ مہینے ۲۹، ۲۹ کے ہوں یا ۳۰، ۳۰ کے۔ لیکن اگر درمیان مہینے سے شروع کئے تو ساٹھ دن پورے کرنے ضروری ہیں۔ (بہشتی زیور) ☆ جو شخص روزے رکھنے پر قادر نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا ہر مسکین کو صدقہ کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دے۔ (ردالمحتار ۲، ۳۱۲) ☆ اگر ایک رمضان کے روزے کئی دفعہ توڑے تو ایک ہی کفارہ لازم ہوگا اور الگ الگ رمضانوں کے روزے توڑے تو ہر روزہ کے لئے مستقل کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ (بدائع ۲، ۳۵۹)

☆☆☆